بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بٹن کھلے ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر نماز کے دوران نمازی کی قمیص کے بٹن کھلے ہوں حتی کہ سینہ نظر آرہا ہو، تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

سائل: محمد اعجاز (راولپنڈی)

## جواب

اگر نماز کے دوران نمازی کے سینے کے بٹن کھلے ہوں اور سینے کا اتنا حصہ نظر آرہا ہو، جتنا عام طور پر مہذب آدمی کے سینے کا حصہ نظر آتا ہے، تو اس میں کچھ حرج نہیں، البتہ اگر اس سے زیادہ حصہ نظر آرہا ہو کہ اس حالت میں کوئی مہذب وسلجھا ہوا شخص لوگوں کے مجمع یا بازار میں نہ جائے یا جائے، تو اُسے خفیف الحرکات وبے ادب سمجھا جائے یا مکمل سینہ کھلا ہو، تو اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ اس کا حکم کام کاج اور روزمرہ کے پہننے جانے والے اُن کپڑوں کی طرح ہوگا، جنہیں مہذب آدمی پہن کر بزرگوں اور معزز لوگوں کے سامنے جانے سے عار محسوس کرتا ہے اور پہن کر جائے، تو اُسے بے ادب اور خفیف الحرکات سمجھا جاتا ہے، تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے، جبکہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں۔

تنویر الابصار مع الدر میں ہے: ”(و) کرہ..(صلاتہ فی ثیاب بذلۃ) یلبسھا فی بیتہ (ومھنۃ) أی خدمۃ إن لہ غیرھا وإلا لا“ ترجمہ: روزانہ کے استعمالی کپڑے، جنہیں آدمی گھر میں پہنتا ہے اور کام کاج کے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے بھی ہوں، ورنہ مکروہ نہیں۔ (تنویر الابصار مع الدر، ج 2، ص 490 تا 491، مطبوعۃ پشاور)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ اس کے تحت ردالمحتار میں فرماتے ہیں: ”قال فی البحر وفسرھا فی شرح الوقایۃ بما یلبسہ فی بیتہ ولا یذھب بہ إلی الأکابر والظاھر أن الکراھۃ تنزیھیۃ“ علامہ ابن نجیم علیہ الرحمۃ نے البحر الرائق میں فرمایا: صدرالشریعۃ نے شرح وقایہ میں ان کپڑوں کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ اس سے مراد وہ کپڑے ہیں، جو آدمی گھر میں پہنتا ہے اور انہیں پہن کر بزرگ و معزز لوگوں کے پاس نہیں جاتا۔ اور ظاہر یہی ہے کہ یہاں کراہت سے مراد کراہتِ تنزیہی ہے۔ (ردالمحتار، ج 2، ص 491، مطبوعۃ پشاور)

صدرالشریعۃ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”کام کاج کے کپڑوں سے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، جبکہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں، ورنہ کراہت نہیں۔“ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 3، ص 632، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بٹن کھلا ہونے کی وجہ سے خلافِ مہذب حد تک سینہ کھلا ہو، تو اس کا حکم خلافِ عادت اور خلافِ مہذب کپڑوں والا ہوگا۔ جیسا کہ امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ سے گلے کے بٹن کھلے رکھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال ہوا، تو آپ علیہ الرحمۃ نے خلاف

عادت کپڑے پہننے کی مثال میں بٹن کھلے ہونے کی صورت کو بھی ذکر فرمایا۔ چنانچہ آپ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”کسی کپڑے کو ایسا خلافِ عادت پہننا، جسے مہذب آدمی مجمع یا بازار میں نہ کر سکے اور کرے، تو بے ادب، خفیف الحرکات سمجھا جائے، یہ بھی مکروہ ہے **جیسے انگرکھا پہننا (قبا) اور گھنڈی (بٹن) یا باہر کے بند نہ لگانا یا ایسا کُرتا، جس کے بٹن سینے پر ہیں پہننا اور بوتام (بٹن) اتنے لگانا کہ سینہ یا شانہ (کندھا) کھلا رہے، جبکہ اوپر سے انگرکھا نہ پہنے ہو، یہ بھی مکروہ ہے۔**“ (فتاوی رضویہ، ج 7، ص 385-386، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اور یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ ایک اور مقام پر سینہ کھلے ہونے کے بارے میں امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس میں اساءت (برائی وگناہ) نہیں، جبکہ اگر یہ مکروہِ تحریمی ہوتا، تو گناہ ہوتا۔ چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”ان انکشاف شیء من صدر الرجل وبطنہ لا اساءۃ فیہ اذا کان عاتقاہ مستورین وانما نھی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عما اذا صلی فی ثوب واحد ولیس علی عاتقہ منہ شیئ“ ترجمہ: مرد کے سینے اور پیٹ کا کوئی حصہ ظاہر ہو جائے، تو اس میں کوئی اساءت نہیں، جبکہ اس کے کندھے ڈھکے ہوں اور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو منع کیا ہے، تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے اُس صورت میں منع فرمایا ہے، جبکہ اس کے کندھے پر کوئی شے نہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد 7، صفحہ 360، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Pin-7530

تاریخ اجراء: 24 جمادی الاولیٰ 1446ھ/27 نومبر 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net